AL-MISBAH RESEARCH JOURNAL
المصباح ریسرچ جرنل
ISSN (Online): 2790-8828. ISSN (Print): 2790-881X.
Volume III, Issue VI
Homepage: https://reinci.com/ojs3308/index.php/almisbah/index
Category Y
Link:https://hjrs.hec.gov.pk/index.php?r=site%2Fresult&id=1089437#journal_result

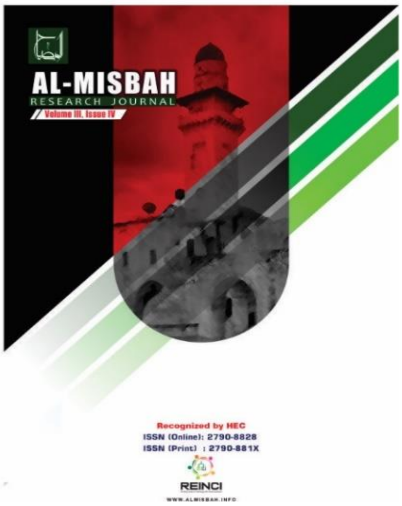

Article: ہجرت کی افادیت وعصری معنویت (فلسطین کے حالیہ تنازعہ کے تناظر میں)

Indexation's: ASIAN Research Index; INTERNATIONAL Scientific Indexing; EuroPub; Academic Resource Index ResearchBib; BASE; DRJI; OCLC WorldCat; ROOTINDEXING; Google Scholar

Authors & Affiliations:

[1] ***Muhammad Farhan Ur Rehman***
Ph.D. Research Scholar, Institute of Islamic Studies & Sharia, MY University Islamabad.
Email:farhanrehmanmuhammad@gmail.com

[2] ***Dr. Najam Ud Din Kokab Hashmi***
Assistant Professor, Institute of Islamic Studies & Sharia, MY University Islamabad.
Email: hashmi092@gmail.com

[3] ***Hafiz Ghulam Rasool Raza***
Ph.D. Scholar, Institute of Islamic Studies & Sharia, MY University Islamabad & Faculty Member, University of Gujrat.
Email: gh.rasulraza786@gmail.com

Published: 12-10-2023

Article DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.10456229

Citation: Muhammad Farhan Ur Rehman, Dr. Najam Ud Din Kokab Hashmi, and Hafiz Ghulam Rasool Raza. 2023. " ہجرت کی افادیت و عصری معنویت (فلسطین کےحالیہ تنازعہ کے تناظر میں: EFFICACY AND CONTEMPORARY MEANING OF MIGRATION IN THE LIGHT OF RECENT CONFLICT IN PALESTINE". AL MISBAH RESEARCH JOURNAL, October.

Copyright's info: Copyright (c) 2023 AL MISBAH RESEARCH JOURNAL

CC BY

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

Published By: Research Institute of Culture and Ideology, Islamabad.

REINCI

AL-MISBAH
RESEARCH JOURNAL

Vol.3, No.4, Dec-2023
Page no: 32-43

ہجرت کی افادیت وعصری معنویت (فلسطین کے حالیہ تنازعہ کے تناظر میں)

EFFICACY AND CONTEMPORARY MEANING OF MIGRATION IN THE LIGHT OF RECENT CONFLICT IN PALESTINE

Abstract

In Islam, Hijra which refers to moving to Dar al-Islam due to unfavorable circumstances in Dar al-Kufr. In fact, migration has been an important factor in the life of the beloved servants of Allah Ta'ala. Hazrat Ibrahim (peace be upon him) first he migrated to Palestine, then he stayed in Egypt and then in the Land of Canaan. In the same way Hazrat Shoaib and Hazrat Musa also migrated from one place to another on the order of Allah. In the same way, other prophets also migrated. The last Prophet Muhammad (Peace be upon him) and his Companions also got rid of the atrocities of the polytheists in Makkah and migrated to Madinah on the command of Allah Almighty. It is possible to say that Hijra is a sign of the success of Islam. Migration is a significant factor contributing to the emergence of a new civilization. In the recent conflict in Palestine, thousands of innocent people were brutally martyred in a few days. In the context of such situations, certainly in the light of the Qur'an and Sunnah, Jihad is obligatory on Muslims. It is necessary to migrate towards to save the precious lives of Muslims.

Keywords: Migration, Makkah, Madina, Dar-Ul-Islam, Dar-Ul-Kufr, Palestine, Egypt.

موضوع کا تعارف:

سرزمین فلسطین تمام عالم اسلام کے مسلمانوں کے لئے خصوصا ایک مبارک اور بابرکت زمین ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَاؕ-اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ"[1]

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ خاص کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے اردگرد ہم نے برکت رکھی ہے تاکہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیں دکھائیں بے شک وہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔

مذکورہ بالا آیت مبارکہ واقعہ معراج النبی ﷺ کا تذکرہ کیا گیا ہے جس میں آپ کو مسجد حرام (خانہ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) تک سفر کا ذکر ہوا۔ مسجد اقصیٰ فلسطین میں واقع ہے اور آیت کے اگلے حصہ میں فرمایا" الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ " جس کے اردگرد ہم نے برکت رکھ دی۔ پتہ چلا یہ شہر مقدس بابرکت ہے۔ اس سرزمین کو مبارک کہنے کی چند وجوہات میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ جگہ ہزاروں انبیاء کرام علیہم السلام کا مولد و مسکن رہی، اور آج بھی اکثر کے مزارات مبارکہ وہیں پر موجود ہیں۔ یہ مقام پر وحی کا نزول ہوتا رہا اور انبیاء میں سے اکثر کا قبلہ بھی بیت المقدس ہی رہا۔ اس مبارک جگہ کا تذکرہ ہمیں قرآن میں دیگر مقامات پر بھی ملتا ہے۔

"وَنَجَّيْنَاهُ وَلُوْطًا إِلَى الْأَرْضِ الَّتِیْ بَارَكْنَا فِيْهَا لِلْعَالَمِيْنَ"[2]

"اور ہم نے اسے اور لوط کو اس زمین کی طرف نجات دی جس میں ہم نے تمام جہان والوں کے لئے نجات رکھی۔

مذکورہ آیت کے علاوہ بھی متعدد آیات میں اس سرزمین کا ذکر ہوا جیسا کہ واقعہ حضرت سلیمان علیہ السلام میں "وادی نمل" کا ذکر، "التین، اور طور سینین" سے مراد یہی شہر مقدس ہے، اسی طرح سے حضرت مریم کے ذکر میں بھی اس شہر کا تذکرہ ہوا، یوں ہی "الربوۃ" سے مفسرین نے رملہ ہی مراد لیا ہے۔ مزید چند دیگر مقامات بھی ہیں جنہیں اختصار مضمون کے پیش نظر ذکر نہیں کیا رہا۔ یہ شہر مقدس انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور متعدد احادیث مبارکہ میں بھی اس شہر کا تذکرہ ملتا ہے۔

قدس کی مختصر اسلامی تاریخ:

قدس کی تاریخ کا اگر مطالعہ کیا جائے تو ہمیں رسول اکرم ﷺ کا عظیم معجزہ معراج النبی ﷺ جس سفر میں اسی مسجد اقصی میں آپ نے جملہ انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت کروائی۔ اور 2 ہجری تک مسلمان اسی بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے رہے۔ بعد ازاں 17 ہجری میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فتح بیت المقدس کو فتح کیا۔ خلیفہ عبد الملک کے دور میں مسجد اقصیٰ اور قبۃ الصخرہ کی عالی شان عمارت تعمیر کی گئی۔ اس کے بعد 492 ہجری کو یورپ کے صلیبیوں نے بہت بڑی قتل و غارت گری کے بعد بیت المقدس پر قبضہ کر لیا، جس میں تقریباً ستر ہزار کے قریب مسلمان شہید ہوگئے۔ قابض ہوتے ہی صلیبیوں نے مسجد اقصیٰ میں کمرے بنا دیے اور اس کو معبد سلیمان سے موسوم کر دیا اس کے علاوہ مسجد میں کئی اضافی عمارتیں بنائی گئیں اور اس کا اصل حلیہ تبدیل کر دیا گیا۔۔ 583 ہجری میں سلطان صلاح الدین ایوبی نے مسیحیوں کے تسلط سے بیت المقدس کو آزادی دلائی اور مسجد اقصیٰ کو دوبارہ تعمیر کروایا جو کہ اسلامی طرز تعمیر کا ایک عظیم شاہکار ہے۔

AL-MISBAH RESEARCH JOURNAL
Vol.3, No.4, Dec-2023
Page no: 32-43

ہجرت کے لغوی واصطلاحی معنی:

ہجرت عربی زبان کا لفظ ہے اور لغوی طور پر تین حروف ھ، ج اور ر، ہَجَرَ پر مشتمل ہے۔ اسی سے دوسرے الفاظ ھَجر ھِجر اور مہاجر وغیرہ آتے ہیں۔ عربی لغت میں یہ لفظ باب نصر سے مستعمل ہے۔یعنی ھَجَرَ یَھْجُرُ ھَجْرًا وھِجْراناً، جن کے معنی چھوڑ دینا، مقاطعہ کرلینا اور ترک تعلق کرلینا، کے ہیں[3]۔ علامہ زبیدی تاج العروس میں لکھتے ہیں:

یعنی لفظی معنی کے اعتبار سے کسی شے کو چھوڑ دینا یا ترک کر دینا ھجر کہلاتا ہے۔ لفظ ھجرۃ کا متضاد لفظ وصل ہے اہل لغت کے ہاں کہا جاتا ہے:

" والھَجْرُضِدُّ الوَصْل ھَجَرَ الشيءَ یَھْجُرہ ھَجْرَاً: تَرَکَہ وأَغْفَلہ واَعْرَض عَنہُ "[4]

"اور ہجرت وصل کی ضد ہے۔ ترک کیا اس شخص نے شے کو، یعنی اس کا ترک کرنا، اس سے غافل ہونا، اور اس سے اعراض کرنا"

وغیرہ، ابن منظور لفظ ھجرۃ کے لغوی معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ھجر: الھَجْرُ: ضِدُّ الْوَصْلِ. ھَجَرہ یَھْجُرُہ ھَجْراً وھِجْراناً۔"[5]

""لفظ ہجرۃ وصل کی ضد ہے۔ اس نے ہجرت کی، اور اس کے مصدر ھَجْرًا وَ ھِجْرَان آتے ہیں۔"

علامہ البغا لکھتے ہیں:

"الھجرۃفي اللغۃالخروج من ارض الی ارض و ھوضدالوصل"[6]

"لغت میں ایک زمین سے دوسری زمین کی طرف منتقل ہونے کو ہجرت کہتے ہیں۔ اور وہ وصل کی ضد ہے۔"

محسن حسن خان ہجرت کے لغوی معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"لفظی اعتبار سے کسی شے کو چھوڑ دینا یا ترک کر دینا ہجر کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔"[7]

اصطلاح معنٰی

اصطلاحی اعتبار ہجرت سے مراد ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جانا ہجرت ((*Migration*) کہلاتا ہے۔

علامہ ابن منظور افریقی ہجرت کے معنی کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"والھجرۃ الخروج من ارض الیارض"[8]

"اور ہجرت ایک جگہ سے دوسری جگہ نکلنے کا نام ہے۔"

اسلام میں ہجرت کا مفہوم

اسلام میں ہجرت کی ایک مخصوص اصطلاح ہے جس سے مراد، دارالکفر میں نامساعد حالات کی وجہ سے دارالاسلام میں منتقل ہونا ہے۔ علامہ شریف جرجانی رقمطراز ہیں:

"الهجرة: هي ترك الوطن الذي بين الكفار والانتقال إلى دار الإسلام."[9]

''دارالکفر کو چھوڑ کر دار الاسلام کی طرف منتقل ہو جانا ہجرت کہلاتا ہے۔''

علامہ مصطفٰی دیب البغا، امام بخاری کی نقل کردہ ایک حدیث: ''انما الا عمال بالنيات'' کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

''الهجرة في اللغة الخروج من أرض إلى أرض ومفارقة الوطن والأهل مشتقة من الهجر وهو ضد الوصل. وشرعا هي مفارقة دار الكفر إلى دار الإسلام خوف الفتنة وقصدا لإقامة شعائر الدين''[10]

"لغوی اعبار سے دیکھا جائے تو ہجرت سے مراد ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف منتقل ہونے کا نام ہے۔ اور یہ وصل کی ضد ہے۔ اور شرعاً ہجرت سے مراد فتنہ کے خوف اور شعائر اسلام کی بجاآوری کی خاطر دار الکفر سے دار الاسلام کی طرف منتقل ہو جانا ہجرت کہلاتا ہے۔"

علامہ عبدالروف المناوی لکھتے ہیں

"الهجر والهجران: مفارقة الإنسان غيره، إما بالبدن أو باللسان أو بالقلب. والهجرة والمهاجرة في الأصل مفارقة الغير ومتاركته،لكن خص شرعا بترك الوطن الذي بين الكفار والانتقال إلى دار الإسلام" [11]

(الهجر اور هجران کا معنی ہے انسان کا اپنے غیر سے جدا ہونا، چاہے وہ جدا ہونا جسم سے یا زبان سے ہو یا دل سے۔ اور ہجرۃ و مہاجرۃ فرق کرنا ہے غیر سے اصل میں اور اس کا ترک کرنا ہے لیکن شریعت اسلامیہ میں اس کے ایک خاص معنی ہیں اور وہ یہ ہیں کہ ایک مسلمان کا کسی خاص شرعی وجہ سے اپنے اصلی وطن (دار الکفر) کو چھوڑ کر دارالاسلام کی طرف چلے آنے کا عمل ہجرت کہلاتا ہے۔)

محسن حسن خان ہجرت کے متعلق اسلامی نقطہ نظر بیان کرتے ہوئے، خلاصہ کچھ اس طرح ہے کہ ہجرت بنیادی طور پر ایک تحریک ہے، لوگوں کی وہ تحریک جو ایک نئی جگہ یا نئے ملک کی طرف ہوتی ہے۔ عموما لوگ کام کاج کرنے، حصول رزق یا بہتر طرز رہائش کے لئے ترک وطن / ہجرت کرتے ہیں۔ ہجرت تہذیب اسلامی ہجرت کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اسلامی تہذیب میں ہجرت کا ایک اہم مرحلہ تھا. اس کی اہمیت انتہا درجے کی ہے۔ اس کے کچھ مراتب ہیں جیسے کہ جب اللہ تعالی کا حکم ہو تو ہجرت ایک واجب عمل ہے۔ اور یہ نبی اکرم ﷺ کی سنت بھی ہے جیسے آپ ﷺ نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے ساتھ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ عصر حاضر میں ہجرت کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ جبکہ بہت سے مسلمان مختلف اسلامی ممالک سے ہجرت کر رہے ہیں۔ یہ اسلام کا وقت ہے، اسلامی دنیا کے لئے یہ وقت ہے کہ ان کی طرف

توجہ مبذول کریں اور دنیاوی نعمتوں کے حصول اور آخرت کے لئے ان کی مدد کریں۔ ہجرت کے بے شمار فوائد ہیں۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں ہجرت کرتے ہیں قرآن انہیں مختلف الفاظ کے ساتھ مخاطب فرماتا ہے جیسے، مفلحین، محسنین، متقین۔"[12]

اسلام میں ہجرت کے اہداف:

اسلام میں ہجرت کے اغراض و مقاصد کثیر الانواع ہیں۔ باعتبار معنی دیکھا جائے تو ہجرت کا لفظ عربی زبان میں تین مختلف معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ ا۔ کسی چیز کو ترک کر دینا اور اس سے لاتعلق ہو جانا، نظر انداز کرنا، جیسا کہ قرآن میں ہے۔

"وَ اهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلً " [13]

"بطریق احسن اُن سے لاتعلق ہو جاؤ"

۲۔ ہجر کے معانی بد گوئی کے بھی ہیں۔ مثلاً اگر کوئی شخص بد گوئی کرے تو

اسکے لئے ہجر اور ہجرات کا لفظ استعمال ہوتا ہے ۳۔ عربی میں یہ لفظ کسی دیہاتی کے شہر کی طرف منتقل ہو جانے پر بھی بولا جاتا ہے یَهْجُرُ فُلَانُ "فلاں دیہات سے شہر چلا گیا" قرآن مجید میں یہ لفظ اکتیس مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں:

" الهَجْرُ والهِجْرَان: مفارقة الإنسان غيره، إمّا بالبدن، أو باللّسان، أو بالقلب ۔"[14]

"الہجر اور الہجران کے معانی ایک انسان کے دوسرے انسان سے جدا ہونے کے ہیں، جسمانی، زبانی اور قلبی مفارقت۔"

یہ جدائی تین طرح کی ہو سکتی ہے۔ ا۔ جسمانی مفارقت، اس کی مثال

"وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضاجِعِ" [15]

"اور یہ کہ تم خواب گاہوں میں ان سے علیحدہ رہو۔"

قلبی مفارقت: اس کی مثال

"إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورا" [16]

"بے شک میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑے رکھا"

فارقت و قطع تعلق: اس کی مثال

" وَاهْجُرْهُمْ هَجْراً جَمِيلًا" [17]

"آپؐ اُن کو بطریق احسن چھوڑ دیجئے"

حدیث پاک میں بھی ہجرت کا لفظ جدائی و قطع تعلق کے معانی میں استعمال ہوا ہے:

"لايحل لمسلم أن يهجر أخاه فوق ثلاث"[18]

ISSN-Online: 2790-8828
ISSN-Print: 2790-881X

"کسی بھی مسلمان کو یہ بات روا نہیں کہ وہ کسی دوسرے مسلمان بھائی سے تین راتوں سے زیادہ تعلق منقطع کرے"

ہجرت کے اصطلاحی مفہوم کے بارے میں امام راغب اصفہانی فرماتے ہیں:

"آیات قرآنیہ میں مہاجر کے ظاہری معانی تو دار الکفر سے نکل کر دار الاسلام کی طرف چلے جانے کے ہیں جیسا کہ صحابہ کرامؓ مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی، بعض نے کہا ہے کہ ہجرت کا حقیقی اقتضاء یہ ہے کہ انسان شہوات نفسانی، اخلاقِ ضمیمہ اور دیگر گناہوں کو ترک کر دیں"[19]

علامہ آلوسی اپنی تفسیر میں ہجرت کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اصطلاح شرع میں دار الکفر چھوڑ کر دار الاسلام میں چلے جانا ہجرت کہلاتا ہے'[20]

ملا علی قاری شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں:

"وَهُوَ التَّرْكُ الَّذِي هُوَ ضِدُّ الْوَصْلِ، وَالْمُرَادُ هَنَا تَرْكُ الْوَطَنِ الَّذِي بِدَارِ الْكُفْرِ إِلَى دَارِ الْإِسْلَامِ كَهِجْرَةِ الصَّحَابَةِ لَمَّا اشْتَدَّ بِهِمْ أَذَى أَهْلِ مَكَّةَ مِنْهَا إِلَى الْحَبَشَةِ، وَإِلَى الْمَدِينَةِ" [21]

"اور ہجرت ترک کرنا ہے، جو وصل کی ضد ہے۔ اور یہاں مراد ایسا وطن جو دار الکفر ہو اسے ترک کر کے دار الاسلام کی طرف منتقل ہو جانا ہجرت کہلاتا ہے، جیسے صحابہ کرام نے پہلے مکہ سے حبشہ اور بعد میں مکہ سے مدینہ ہجرت کی (اس وقت) جب انہیں سخت ایذا کا سامنا تھا۔"

علامہ سہیلی کے نزدیک:

"افضل سے مفضول کی طرف بھی ہجرت کی جاتی ہے جیسا کہ مسلمان مکہ سے رہائش ترک کر کے مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے۔[22]

ابن کثیر ہجرت کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ہجرت کے اغراض و مقاصد میں کفار کے ظلم و ستم سے نجات پانا بھی ہے جیسا کہ سورہ نحل میں ہے۔

"والذین ھاجروا فی اللہ من بعد ماظلموا" [23]

"ظلم برداشت کرنے کے بعد جو لوگ اللہ کے لئے ہجرت کر گئے"

اس آیت کے تحت مزید لکھتے ہیں کہ:

"مذکورہ آیت میں ان لوگوں کی طرف اشارہ ہے جو کفار کے ظلم و ستم سے تنگ آکر حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔[24]

اس آیت میں مذکور "فی اللہ" کے الفاظ ہجرت کی غرض میں رضائے الٰہی کو لازم قرار دے رہے ہیں۔ مذکورہ بالا دلائل کی روشنی میں یہ بات ہوئی ثابت ہوئی کہ جس طرح اسلام کا تصور ہجرت اچھوتا اور باقی تصوراتِ ہجرت سی الگ تھلگ ہے بلکل اسی طرح اسلام میں ہجرت کی غرض وغایت بھی اہداف بھی ایک خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ اسلام میں ہجرت کا مقصد رضائے الٰہی سے خالی نہیں بلکہ خالصۃ اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کی بجا آوری کے لیے ہے۔ اسلام میں ہجرت کی غرض دین میں دخلاندازی سے نجات پانا ہے اور جب ایک جگہ میں دخل اندازی کی انتہاء ہو جائے اور ایک مسلمان کا اپنے دین کے مطابق زندگی گزارنا ممکن نہ رہے تو لازمی طور پر اس شخص کو چاہئے کہ وہ کی دوسرے علاقے کی طرف ہجرت کر جائے تا کہ وہ اپنے معاملات زندگی دین اسلام کے اُصولوں کے مطابق سر انجام دے سکے۔ علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

"ہجرت مدینہ سے پہلے مسلمانوں پر ہجرت کرنا فرض تھا جبکہ اس کے بعد جائز نہیں، لیکن جہاد ہے"[25]

یہ تصریح خود رسول اللہ ﷺ نے فرمائی تھی۔ امام بخاری نے ایک حدیث نقل فرمایئے، جس میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

"انْقَطَعَتِ الهِجْرَةُ مُنْذُ فَتَحَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ"[26]

"جب اللہ تعالی نے اپنے نبی ﷺ کو مکہ پر فتح عطا فرمادی تھی تو اس وقت سے ہجرت (مکہ سے مدینہ کے لئے) ختم کر دی گئی تھی۔"

اس حدیث مبارکہ کی تصریح سے یہ سوال پید ہوتا ہے کہ کیا ہمیشہ کے لیے ہجرت ممنوع قرار دے دی گئی ہے؟ یہ سوال تحقیق طلب ہے۔ حدیث مبارکہ کے متن سے بظاہر ایسا ہی ہے کہ ہجرت ہمیشہ کے لیے ممنوع قرار دے دی گئی۔ مگر حدیث مبارکہ میں جہاں انقطاع ہجرت کی روایت ذکر کی گئی ہے اس کے ساتھ اور بھی روایات بیان کی گئی ہیں۔ دوسری روایات کی رو سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ کے پاس کچھ لوگ بیعت کی نیت سے حاضر ہوئے۔ یہ زمانہ آپ ﷺ کی احادیث کی روشنی میں فتح مکہ کے بعد کا ہونا چاہیے۔ جب مکہ فتح ہو گیا تو اب آپ ﷺ نے لوگوں کو مکہ میں ہی رہنے کی تلقین فرمائی۔ دوسری روایات میں ہجرت کے ساتھ بیعت کا بھی ذکر موجود ہے۔ لہذا یہ حکم صرف اسی وقت تک کے لیے مخصوص دکھائی دیتا ہے۔ جہاں تک دور حاضر کا سوال ہے تو یہ امر اب حالات پر منحصر ہے اگر کہیں حالات موافق نہ رہیں تو اب بھی ہجرت کی جاسکتی ہے۔

"جب کبھی کہیں مکہ جیسے حالات پیدا ہوں جہاں اس کا ایمان، جان، مال اور عزت محفوظ نہ ہو تو اس کے لیے وہاں سے ہجرت کرنا واجب ہے"[27]

اسی طرح عربی میں کہا جاتا ہے **:اهجر في نطِقه:**اُس نے اپنی بات میں بدکلامی کی اور **بفلان** سے مراد، ٹھٹھا کرنا اور بری بات کہنا بھی ہے۔[28]

ISSN-Online: 2790-8828
ISSN-Print: 2790-881X

قرآن اور ہجرت:

قرآن مجید میں ہجرت لفظ کئی مقامات پر آیا ہے اور مختلف معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ سورہ توبہ میں ہجرت کے اصطلاحی معنی میں آیا ہے ارشاد باری تعالی ہے

> "الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ"[29]
>
> "اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانوں سے جہاد کرتے رہے وہ اللہ کی بارگاہ میں درجہ کے لحاظ سے بہت بڑے ہیں، وہی لوگ ہی مراد کو پہنچے ہوئے ہیں۔"
>
> "الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا"[30]
>
> "مرد عورتوں پر مرد نگہبان ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور اس لئے بھی کہ جو مردوں نے اپنے مال میں سے خرچ کیا، پس نیک بیویاں باادب ہوتی ہیں شوہروں کی غیر موجودگی میں اللہ کی حفاظت کے ساتھ اپنی آبرو کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں۔ اور تم نصیحت کرو ان عورتوں کو جن کی نافرمانی اور سر اٹھانے کا تمہیں خوف ہو اور (نہ سمجھنے کی صورت میں) ان سے اپنے بستر علیحدہ کر دو بصورت دیگر ا نہیں (مناسب) سزا دو اور جب وہ تمہاری بات ماننے لگیں تو اُن کے خلاف کوئی دوسرا راستہ تلاش نہ کرو بے شک اللہ بہت بلند اور عظمت والا ہے۔"

مندرجہ بالا آیتِ مبارکہ میں لفظِ ہجرت الگ ہو جانا یا جدا ہو جانا کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اور جہاں تک ہجرت کے مفہوم کا تعلق ہے تو وہ عام ہے یعنی ہجرت ایک ہی جگہ پر ایک مکان ہی میں ایک مقام سے دوسرے میں بھی کی جا سکتی ہے۔ یہ ہجرت اصلاح احوال میں ہے۔ جس کا مقصد انسان کو اپنے اصلی عمل سے روشناس کروانا ہے۔ جو عورتیں عام طور پر شیطان کے چنگل میں پھنس کر برے افعال کی جانب مائل ہوں، ان کی اصلاح کے لیے شوہر کو حق حاصل ہے کہ وہ انہیں کچھ عرصے لیے اپنے بستر سے الگ کر دے۔ اور اللہ سے رجوع کرے اور اس کے راہ راست پر آنے کی دعا کرے یہ وہ خوبصورت سماجی اصول ہے جو آج سے ساڑھے چودہ سو سال پہلے اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ کے ذریعے معاشرے کو دیا تھا۔ تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں نے جب بھی اس اصول کو عملی طور پر پرکھا اور اس سے استفادہ کیا۔ تو اس کے سو فیصد نتائج بر آمد ہوئے۔ آج دنیا اس معاملے میں انتہائی سنگین حالات سے گزر رہی ہے اور طلاق کی شرح روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ اس کو کنٹرول کرنے کے لئے بنائے جانے والے تمام قوانین موثر ہونے سے قاصر دکھائی دیتے ہیں۔ لہذا آج بھی ضرورت اس امر کی ہے کہ قرآن میں بیان کردہ اسی قانون کو ہی اپنایا جانا چاہی یعنی اس قانون کے مطابق عورت کو بستر سے الگ کر کے نگرانی کی جائے اور اسے راہ راست پر لانے کی کوشش

کی جائے تو یہ عمل کچھ ہی عرصے میں بہتر نتائج کا حامل ہو سکتا ہے۔ لفظ ہجر دوری اور جدائی کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے اور جدائی کو موت سے تعبیر کیا گیا ہے۔

"قَالَ أَرَاغِبٌ أَنْتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا" [31]

"اس نے کہا کیا تم میرے معبودوں سے منہ موڑنے والے ہو؟ اے ابراہیم! اگر تم باز نہ آئے تو میں یقینا تمہیں پتھر ماروں گا اور مجھ سے ایک مدت کے لیے چھوڑ دو"

اس موقعہ پر بھی اللہ تعالی نے قرآن کریم میں ایک مثال کے ذریعے سمجھایا ہے اور لوگوں کو معاشرتی شعور دیا ہے کہ اگر حالات دینی معاملات کے موافق نہ بن پارہے ہوں تو لڑائی جھگڑے کے بجائے وہاں سے ہجرت کر لینا ہی بہتر ہوتا ہے جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا۔ سورۃ مومنون میں اللہ تعالی ارشاد فرمایا ہے؛

" مُسْتَكْبِرِينَ بِهِ سَامِرًا تَهْجُرُونَ " [32]

"اس کے ساتھ تکبر کرتے ہوئے، افسانہ گوئی، بے ہودہ گفتگو کرتے تھے۔"

عصری معنویت (خصوصا فلسطین کے تناظر میں):

ہجرت کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنا کے انسان کا وجود اس زمین پر قدیم ہے۔ اور عہد حاضر میں ہونے والے اسلام و کفر کے تنازعات و جنگوں کا اگر مطالعہ کیا جائے تو ہمیں عراق، شام، فلسطین، افغانستان میں ہونے والے دلسوز مظالم نظر آئیں گے جنہوں نے دنیا کو دہلا کر رکھ دیا ہے۔ اور لاکھوں کی تعداد میں مسلمانوں کو مجبورا نقل مکانی کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ حالیہ دنوں میں شمالی غزہ میں اسرائیل کی ہونے والی غیر انسانی اور سفاکانہ مظالم کی وجہ سے غزہ جیسی تنگ پٹی مسلمانوں کے لئے دنیا کی بڑی جیل کا منظر پیش کر رہی ہے۔ جس میں 2 مہینوں کے اندر 20 ہزار کے لگ بھگ افراد کو جنگی جہازوں کے زریعے بمباری کر کے زندہ جلا دیا گیا۔ ہزاروں افراد معذور ہو چکے ہیں۔ لاکھوں بچے، بچیاں یتیم ہو گئے اور ہزاروں عورتیں بیوہ ہو گئی ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسے نامساعد حالات میں بجائے اپنی شہادت کا انتظار کرنے یا اہل و عیال کو مشکلات میں ڈالنے کے انہیں فرعون کے مظالم سے بچنے کے لئے ہجرت کرنے والے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سنت پر عمل کرنا چاہئے۔ حضرت شعیب علیہ السلام کی طرح ہجرت کرنی چاہئے۔ سنت ابراہیمی کو ادا کرتے ہوئے اللہ کی زمین کے دوسرے ٹکڑے کی طرف ہجرت کرنی چاہئے۔ یا جب مشرکین مکہ نے مسلمانوں کو تین سال تک شعب ابی طالب میں محصور رکھا اور ہر طرح سے مظالم کے پہاڑ توڑ ڈالے تو حکم الہیٰ سے محبوب خدا نے سوئے مدینہ منورہ رخت سفر باندھا نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نقوش پا پر عمل پیرا ہوتے ہوئے فلسطینیوں کو بھی ہجرت کرنی چاہئے۔

اس ساری تفصیل کو دیکھنے کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ غزہ (فلسطین) سے مسلمانوں کی ہجرت کا مطلب ہے کہ مسلمان اپنا وطن یہودیوں کے حوالے کر دیں، اور یقینا یہی ان کا بنیادی مقصد ہے۔ اور فلسطینی بے وطن ہو کر جب پناہ گزین ہوں گے تو ان کے لئے مزید مسائل جنم لیں گے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس ہجرت کا مقصد حفظ جان ہے چھوٹے بچوں، خواتین، نوجوان، بزرگوں کی زندگیاں جو کہ یہاں غیر محفوظ

ہو چکی ہیں ان کی حفاظت یہ بھی اسلامی مقاصد میں سے ایک مقصد ہے جس کی تکمیل کی خاطر جناب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے ہمراہ مصر کو خیر آباد کہا۔اور رسول اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کے ہمراہ اپنے پیارے شہر مکہ مکرمہ کو الوداع کیا۔ لیکن اس ہجرت کا مطلب یہ نہ ہوا کہ انہوں نے مکہ کو مشرکین کے ہاتھوں دے دیا بلکہ مسلمانوں کی جمعیت کے ساتھ اور حکمت عملی کے تحت چند ہی سالوں میں ایک عظیم فاتح کی حیثیت سے مکہ مکرمہ کو فتح کر لیا۔

اب بھی اس حکمت عملی کی ضرورت ہے اور خاص ان علاقوں سے جہاں مسلمانوں کی نسل کشی کی جارہی ہے وہاں سے اسلامی ممالک کی طرف ہجرت کی جائے اور مسلمان ممالک کو چاہئے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے فراخدلی کا مظاہرہ کریں۔اس ہجرت کے بعد ایک فروہ اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے کمربستہ رہے اور مکمل تیاری کے ساتھ یہودیوں کو وہاں سے نکالنے کے لئے اتحاد، طاقت اور حکمت عملی کا مظاہرہ کرتے ہوئے عمل پیرا ہو۔

خلاصہ:

ہجرت اللہ تعالی کے مقرب بندوں کا شیوہ رہا ہے۔وہ صرف اللہ تعالی کی خاطر ہجرت کرتے تھے۔ جیسے سیدنا حضرت ابراہیم نے بوقت ہجرت واضح کیا کہ وہ اللہ کے حکم سے ہجرت کر رہے ہیں۔انہوں نے سب سے پہلے فلسطین کی طرف ہجرت کی پھر مصر اور آخر میں کنعان میں تشریف فرما ہوئے۔ایسے ہی حضرت شعیب اور حضرت موسی و دیگر انبیاء کرام علیہم السلام نے بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہجرت کی۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفے کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بھی کفار مکہ سے تنگ آکر خود بھی مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی اور صحابہ کرام کو پہلے حبشہ اور بعد ازاں مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا حکم فرمایا۔ ہجرت مدینہ اسلام کا اہم ترین واقعہ ہے۔ ہجرت مدینہ نے اسلام کی نشر و اشاعت میں ایک اہم کردار ادا کیا۔یہ ہجرت اسلامی سلطنت کے قیام اور اسلامی تعلیمات کے فروغ میں اہم سنگ میل ثابت ہوئی۔ہجرت مدینہ اس قدر لازم قرار دی گئی کہ جن لوگوں نے اس قرآنی حکم کی تعمیل نہ کی ان کے خلاف قرآن میں مذمت بیان کی گئی۔

فتح مکہ کے بعد نبی اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت سے منع فرمادیا۔ تاریخ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ہجرت مدینہ تاریخی حوالہ سے نہ صرف مذہبی بلکہ معاشی و معاشرتی ،سیاسی اور ریاستی پہلوؤں سے بہت سی کامیابیوں کا ذریعہ بنی۔مسلمانوں کو ہجرت مدینہ کے بعد علیحدہ آزاد اور خود مختار ریاست قائم کرنے کا موقع میسر آیا۔

المختصر ہجرت کامیابی کا اہم زینہ ثابت ہوتی ہے۔پہلی جنگ عظیم کے بعد برطانیہ نے پوری دنیا سے یہودیوں کو فلسطین میں آباد کروایا گیا اور یوں اسرائیلی ریاست کے ناجائز قیام کی داغ بیل پڑی جس میں ہمیشہ سے امریکہ اور یورپ اسرائیل کے قیام اور سلامتی کے بھرپور محافظ رہے اور Two-state solution کے تحت اسرائیل کو تحفظ فراہم کیا۔[33]

جس کے بعد آج تک فلسطین میں ہونے والے مظالم جن میں بلا مبالغہ ہزاروں کی تعداد میں فلسطینی مسلمانوں، جن میں بہت بڑی تعداد بچوں اور خواتین کی ہے انتہائی بے دردی کے ساتھ شہید کر دیے گئے۔ جس کو تمام عالمی ادارے اور میڈیا ہاؤسز تسلیم کرتے ہیں۔اور تمام

AL-MISBAH RESEARCH JOURNAL
Vol.3, No.4, Dec-2023
Page no: 32-43

انسانیت کی نام نہاد تنظیمیں زبانی جمع خرچ کے سوا کچھ بھی کرتی ہوئی دیکھائی نہیں دے رہی ہیں۔ حالیہ تنازعہ فلسطین میں چند دنوں میں ہزاروں گناہ لوگوں کو بے دردی سے شہید کر دیا گیا۔ ایسے حالات کے تناظر میں یقینا قرآن و سنت کی روشنی میں مسلمانوں پر جہاد فرض ہوتا ہے۔ اور ان جنگ زدہ علاقوں کے غیر مسلح افراد کو محفوظ مقامات کی طرف نقل مکانی کرنا لازم ہے تا کہ مسلمانوں کی قیمتی جانوں کو محفوظ رکھا جا سکے۔

سفارشات:

اس ضمن میں ذیل میں چند ایک سفارشات پیش کی جاتی ہیں:

فلسطین کے مظلوم مسلمانوں کی مدد کے لئے عالم اسلام کے رہنماؤں ملکی مفادات سے ہٹ کر عالمی اسلامی مفادات کو مد نظر رکھتے ہوئے ضروری اقدامات کرنا ہوں گے۔ او آئی سی، ورلڈ مسلم لیگ جیسی بڑی عالمی اسلامی تنظیموں کو فوری مؤثر کردار ادا کرنا چاہئے۔ تمام اسلامی ممالک کو اسرائیل سے تجارتی و سفارتی تعلقات فوراً منقطع کرنے چاہئیں۔ اسرائیل کی جملہ مصنوعات کا قومی سطح پر بائیکاٹ کرنا چاہئے۔ مسئلہ فلسطین کے حل کے لئے تمام عالم اسلام کا مؤقف یکساں ہونا چاہئے۔ فلسطینوں کے نقصانات کا ازالہ کرنے کے لئے عالمی اسلامی مالیاتی اداروں کو ایک پلیٹ فارم سے مدد کرنی چاہئے۔ تمام اسلامی ریاستیں مہاجر فلسطینیوں کے لئے فراخ دلی کا مظاہرہ کریں اور ان کو ضروریات زندگی فراہم کریں۔ فلسطین سے ملحقہ عرب ممالک مہاجر فلسطینیوں کے لئے اپنے بارڈرز کھول دیں، اور قانونی پیچیدگیوں کو حل کریں۔

حوالہ جات

[1] القرآن الکریم، سورۃ الإسراء، ۱

[2] القرآن الکریم، سورۃ الانبیاء، ۷۱

[3] اردو دائرہ معارف اسلامیہ، (لاہور: شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ)، جلد ۲۳، ص ۱۱۴

[4] سید مرتضی حسن، زبیدی، تاج العروس من جواہر القاموس، (دار الھدایہ، س ن) جلد ۱۴، ص ۲۹۷

[5] محمد بن مکرم، ابن منظور افریقی، لسان العرب، (بیروت: دار صادر، س ن)، جلد: ۵، ص: ۲۵۰

[6] مصطفی دیب البغا، شرح و تعلیق صحیح البخاری، (دار طوق النجاۃ، س ن)، جلد اول، ص ۳، ۴

[7] محسن حسن خان، پی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر، کالم بعنوان ہجرت اور اس کے سماجی اثرات، شعبہ علوم اسلامیہ، (اسلام آباد: نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز)، ص ۱

[8] محمد بن مکرم، ابن منظور افریقی، لسان العرب، جلد: ۵، ص: ۲۵۰

[9] علی بن محمد بن علی جرجانی، التعریفات (بیروت: دار الکتاب العربی، س ن)، ص ۳۱۹

[10] مصطفی دیب البغا، شرح و تعلیق صحیح البخاری، (دار طوق النجاۃ، س ن)، جلد اول، ص ۶

[11]محمد عبد الرؤوف مناوی، التوقیف علی مہمات التعاریف،(بیروت: دارالفکر المعاصر، س ن)، ص ۳۸ ۷

[12]محسن حسن خان، کالم بعنوان ہجرت اور اس کے سماجی اثرات، ص ا

[13]القرآن الکریم، سورۃ المزمل ۱۰

[14]راغب اصفہانی، حسین بن محمد، ابو القاسم، المفردات القرآن،(دمشق: دار القلم، الدار الشامیۃ،، س ن)، جلد: ا، ص ۸۳۳

[15]القرآن الکریم، سورۃ النساء، آیت ۳۴

[16]القرآن الکریم، سورۃ الفرقان ۳۰

[17]القرآن الکریم، سورۃ المزمل ۱۰

[18]بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، جلد اول، رقم الحدیث: ۱۵۱

[19]راغب اصفہانی، نفس مصدر، ص: ۸۳۳

[20]آلوسی، روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی (بیروت: احیاء التراث العربی، س ن) جلد دوم، ص ۱۲۶

[21]ملا علی قاری، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح،(ملتان: مکتبہ امدادیہ، س ن)، جلد اول، ص ۴۳

[22]عبد الرحمٰن بن عبد اللہ سُہیلی، روض الانف (لاہور: ضیاء القرآن پبلیکیشنز، ۲۰۰۵)، جلد سوم، ص ۲۲۵

[23]القرآن الکریم، سورۃ النحل ۴۱

24 اسمٰعیل بن عمر، ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم،(بیروت: دار الصادر، س ن)، جلد چہارم، ص ۵۷۲

[25]غلام رسول سعیدی، تبیان القران،(لاہور: فرید بک سٹال، ۲۰۱۵)، جلد اول، ص ۲۲۳

[26]بخاری، محمد بن اسماعیل، باب لا ھجرۃ بعد الفتح، رقم الحدیث ۳۰۸۰

[27]غلام رسول سعیدی،، نعمۃ الباری فی شرح صحیح البخاری،(لاہور: فرید بک سٹال، ۲۰۱۷، ط سادبع) ج ۲، ص: ۱۵۲

[28]مولاتا عبد الحفیظ بلیلاوی، مصباح اللغات،(لاہور: مکتبہ قدوسیہ، س ن)، ص ۹۳۵

[29]القرآن الکریم، سورۃ التوبہ، آیت ۲۰

[30]القرآن الکریم، سورۃ النساء، آیت ۳۴

[31]القرآن الکریم، سورۃ مریم، آیت ۴۶

[32]القرآن الکریم، سورۃ المؤمنون، آیت ۶۷

[33]Canadian Policy on Key Issues in the Israeli-Palestinian Conflict". Government of Canada. Archived from the original on 18 February 2018. Retrieved 13 March 2010

.